سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(جمعتہ المبارک 9، سوموار 12، منگل 13، بدھ 14، جمعرات 15۔جون 2017)

(یوم الجمع 13، یوم الاثنین 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الاربعاء 18، یوم الخمیس، 19۔رمضان المبارک 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد30(حصہ دوئم): شمارہ جات : 6 تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔جون2017

جلد 30: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا -----------	339
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	347
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	348
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
4۔	سالانہ بجٹ برائے سال18-2017پر عام بحث(---جاری) -----------	349

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
5۔	لاہور میں زیر زمین پانی کو صاف کرنے کا منصوبہ التواء کا شکار -----------	358
6۔	سالانہ بجٹ برائے سال18-2017کے مطالبات زر	
	پر بحث اور رائے شماری -----------	359
	سوموار،12۔جون2017	
	جلد 30: شمارہ 7	
7۔	ایجنڈا -----------	383
8۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	391
9۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	392
	تحاریک التوائے کار	
10۔	لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں 514 ملین روپے کی بے ضابطگیوں کا انکشاف -----------	393
11۔	لاہور کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینوں کی کمی	
	کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا -----------	393

سرکاری کارروائی

بحث

12۔ مطالبات زر برائے سال18-2017پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری) ------------ 395

منگل،13۔جون2017

جلد 30: شمارہ 8

13۔ ایجنڈا ------------ 459

14۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 461

15۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 462

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
16۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب2017 ------------	464
17۔	کورم کی نشاندہی ------------	473
18۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب2017(۔۔۔جاری) ------------	473
19۔	منظور شدہ اخراجات برائے سال18-2017کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	479
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)	
20۔	مسودہ قانون(ترمیم)محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب2017 ------------	479
21۔	مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2017 ------------	480

بدھ،14۔جون2017

جلد 30: شمارہ 9

22۔	ایجنڈا -----------	483
23۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	485
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	486
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
25۔	ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث -----------	487
26۔	کورم کی نشاندہی -----------	525
27۔	ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (---جاری) -----------	525

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعرات، 15۔جون 2017

جلد 30: شمارہ 10

28۔	ایجنڈا -----------	529
29۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	537
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	538
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
31۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 11-2010 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس	

	کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	539
32-	ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (---جاری) ------------	539
33-	کورم کی نشاندہی ------------	540
34-	ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (---جاری) ------------	540
	تحاریک التوائے کار	
35-	(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی) ------------	543
36-	ضمنی مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری ------------	543
37-	کورم کی نشاندہی ------------	574
38-	ضمنی مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث	
	اور رائے شماری (---جاری) ------------	574
39-	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 17-2016	
	کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	591
40-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	592
41-	انڈکس	

339

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔جون 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 2017-18

مطالبات زر برائے سال 2017-18 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 76لاکھ 87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد اوّل کے صفحات 1 تا 9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 71کروڑ 43لاکھ 55ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مالیہ "اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد اوّل کے صفحات 11 تا 53 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 60کروڑ 31لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد اوّل کے صفحات 55 تا 74 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78کروڑ 81لاکھ 85ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد اوّل کے صفحات 75 تا 85 ملاحظہ فرمائیں۔

طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

340

مطالبہ نمبر PC21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو3۔ ارب35 کروڑ88لاکھ38ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلداوّل کے صفحات 87 تا110 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو8 کروڑ77لاکھ93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017جلداوّل کے صفحات111 تا123 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو51 کروڑ22لاکھ32 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلداوّل کے صفحات125 تا 146 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب54 کروڑ43لاکھ،30ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلداوّل کے صفحات147 تا173 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو16۔ارب54 کروڑ91لاکھ13 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلداوّل کے صفحات175 تا341 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو46۔ارب65 کروڑ60لاکھ22ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلداوّل کے صفحات 359 تا961 ملاحظہ

ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ فرمائیں۔

341

مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 15۔ارب 95 کروڑ 28 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد اوّل کے صفحات 963 تا 1029 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9۔ ارب 17 کروڑ 20 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد اوّل کے صفحات 1031 تا 1076 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 95۔ارب 59 کروڑ 75 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد اوّل کے صفحات 1077 تا 1176 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 16 کروڑ 5 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد اوّل کے صفحات 1177 تا 1191 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 40۔ارب 74 کروڑ 96 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد اوّل کے صفحات 1193 تا 1457 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 7۔ارب 28 کروڑ 42 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 18-2017 جلد دوم کے صفحات 1 تا 492 ملاحظہ فرمائیں۔

342

مطالبہ نمبر PC21017

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13-ارب35 کروڑ85لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات493 تا544 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21018

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو15-ارب6 کروڑ7لاکھ52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلد دوم کے صفحات545 تا690 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21019

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو70 کروڑ33لاکھ44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات691 تا709 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21020

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب79 کروڑ64لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات711 تا850ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21021

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب8 کروڑ5لاکھ50ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات851 تا880ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب 56 کروڑ 70 لاکھ 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 881 تا 942 ملاحظہ فرمائیں۔

343

مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7۔ارب 47 کروڑ 57 لاکھ 49 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 943 تا 1069 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5۔ارب 96 کروڑ 9 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 1071 تا 1120 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11۔ارب 52 کروڑ 30 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 1121 تا 1184 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39 کروڑ 8 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 1185 تا 1201 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک۔ارب 60 کروڑ 89 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 2017-18 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2017-18 جلد دوم کے صفحات 1203 تا 1217 ملاحظہ

	اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 73-ارب 80 کروڑ 92لاکھ 35ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات1225 تا1230 ملاحظہ فرمائیں۔

344

مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو22 کروڑ38 لاکھ89ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلد دوم کے صفحات1231 تا1255 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو30-ارب40 کروڑ41لاکھ56ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات1257 تا 1264 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3- کھرب77-ارب34 کروڑ 38 لاکھ29ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات 1265 تا 1445 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو88 کروڑ81لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات1447 تا 1472 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب42۔ارب53کروڑ 26لاکھ79ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017جلد دوم کے صفحات1473 تا1494 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13034	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو48کروڑ56لاکھ61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات1495 تا 1506 ملاحظہ فرمائیں۔

345

مطالبہ نمبر PC13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال18-2017 جلد دوم کے صفحات1507 تا 1511 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو5۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زربرائے سال18-2017جلددوم کے صفحات1537 تا1541 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4۔کھرب54۔ارب71کروڑ48لاکھ22 ہزارایک سو روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلداوّل کے صفحات1 تا1805 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو44۔ارب48کروڑ23لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال

	والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	18-2017جلد دوم کے صفحات1تا58ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12038	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13کروڑ44لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلد دوم کے صفحات59تا63ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12040	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو45کروڑ9لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلد دوم کے صفحات65تا66ملاحظہ فرمائیں۔

346

مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو90۔ارب70کروڑروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلد دوم کے صفحات67تا698ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو44۔ارب51کروڑ74لاکھ83ہزار900روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلد دوم کے صفحات699تا1040ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو18۔ارب30کروڑ2 لاکھ42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال18-2017کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات" وغیرہ	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات)برائے سال 18-2017جلد دوم کے صفحات1041تا1053ملاحظہ

برداشت کرنے پڑیں گے۔

فرمائیں۔

347

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 9-جون 2017

(یوم الجمع، 13-رمضان المبارک 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
الْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ
قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

سورۃ الأعراف آیات 54 تا 56

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج، چاند اور ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے)۔ یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے (54) (لوگو) اپنے پروردگار

سے عاجزی

سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا(55) اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے(56)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں ایک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مزہ تو تب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیح مدحت خیرالانام ہو جائے

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وزیر خزانہ سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث کو wind up کریں گی۔ میں وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں کہ wind up کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے حکومت پنجاب کی طرف سے تمام ممبران اسمبلی اور بالخصوص اپوزیشن کے ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اس بجٹ پر general discussion میں بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ Overall تو 72 ممبران نے بجٹ اجلاس میں شرکت کی جن میں سے 26 ممبران اپوزیشن کے تھے اور باقی ہمارے ممبران ٹریژری بنچز سے تھے تو دونوں اطراف کے معزز ممبران کی بھرپور participation پر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا بھی بھرپور انداز میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ اس بجٹ سیشن کے دوران صحافی بھائیوں نے اپنی بہت ہی اہم ذمہ داری پوری کی ہے۔ بجٹ کی detail، اس کے فیچرز اور in depth analysis اخباروں میں شائع کر کے عوام تک ہماری پالیسیوں اور priorities کو communicate کیا جس کے لئے میں ان کی بھی بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! یہ امر میرے لئے باعث اعزاز ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا پانچواں بجٹ 18-2017 میں نے پیش کیا ہے۔ میں یہ بتاتی ہوں کہ کچھ معزز ممبران نے یہ کہا کہ یہ numbers game ہے تو گزارش یہ ہے کہ یہ numbers game نہیں ہے بلکہ حکومت پنجاب کی ایک economic growth strategy ہے جس پر وہ عمل پیرا ہے اور بہت ہی اچھی طرح جامع اور مثبت انداز سے ہم آگے چل رہے ہیں۔ یہ اسی کے اہداف طے کرنے کی طرف ہمارا اہم قدم سامنے ہے۔ یہ عوام دوست بجٹ

ہے، یہ متوازن بجٹ ہے، یہ ترقیاتی بجٹ ہے اور یہ بجٹ ہماری پالیسیوں کے تسلسل کا آئینہ دار ہے۔ یہ numbers game نہیں ہے بلکہ ہماری economic polices کی عکاسی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح اس بجٹ کو تشکیل دینے سے پہلے ہم نے سارے stakeholders سے consultations کیں۔ یہ ایوان بھی گواہ ہے کہ ہم نے پری بجٹ اجلاس کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہم چیمبرز آف کامرس بھی گئے، ہم academia بھی گئے، ہم این جی اوز کے پاس بھی گئے، ہم صحافی نمائندگان کے پاس بھی گئے اور ہم نے سب سے رابطے کئے۔ ہم نے ڈویلپمنٹ کی ترجیحات کے بارے میں پتا کیا اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بجٹ کی priorities جو کہ ہماری economic growth strategy سے consistent بھی کیں اور ہم نے اس کو آگے بڑھایا تو یہ بجٹ ایک Participatory decision making process کے بعد تشکیل دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور اعتراف کروں گی کہ ہر کسی کی ہر کوئی ڈویلپمنٹ سکیم شاید اس میں نہیں آئی ہو گی کیونکہ ہمارے وسائل limited ہیں اور ہم ہر کسی کی ہر خواہش کو پورا نہیں کر سکتے بلکہ کوئی بھی حکومت پورا نہیں کر سکتی لیکن یہ کہنا کہ یہ عوامی امنگوں اور خواہشات کا عکاس بجٹ نہیں ہے تو یہ غلط ہو گا۔ ہم نے اس پر خاص طور پر توجہ دی ہے اور میں بلاخوف وتردید یہ کہہ سکتی ہوں کہ جیسے ہمیں guide کیا گیا، یہ بجٹ عوامی امنگوں اور خواہشات کا بہترین عکاس ہے اور اس کی bases پر بنایا گیا ہے۔ بحث کے دوران ہمارے معزز ممبران اسمبلی نے خاص طور پر اپوزیشن بنچز سے بار بار ایک نکتہ اٹھایا کہ یہ بجٹ debt ہے یعنی قرضہ جات کے بوجھ سے ہم نے پنجاب کے عوام کو بوجھل کر دیا ہے تو میں آپ سے بہت humbly اور عاجزانہ عرض کروں گی کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے ہم اپنے آپ کو ذرا technically رہیں تو اچھا ہے اور یہ باتیں political rhetoric سے علیحدہ رہنی چاہئیں۔ ہم نے economic debt sustainability حکومت پنجاب نے Government finances کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل واضح طور پر یہ کہہ دوں اور بالکل بتانا چاہتی ہوں اس ایوان کو کہ 17-2016 میں ہمارے debt کا کل حجم 568۔ارب روپے ہے۔ یہاں پر بڑے بڑے numbers بھیجے گئے لیکن ہمارا main debt 568۔ارب روپے ہے جس میں 81 فیصد وہ قرضہ ہے جو ترقیاتی پراجیکٹس کے لئے ورلڈ بنک اور ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک سے لیا گیا ہے۔ یہ long term debt ہے، concessional

debt ہے جس کا تقریباً کوئی ایک ڈیڑھ فیصد interest rate ہوتا ہے یہ concessional rate کی debt ہے۔ یہ ڈویلپمنٹ اور صرف ڈویلپمنٹ کے بجٹ کے لئے لی جا رہی ہیں اور ڈویلپمنٹ بجٹ جو ہوتے ہیں یہ growth اور عوام کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں numbers کا کچھ اور ذرا بتانا چاہتی ہوں کہ یہ آپ سے کہہ دیا کہ یہ زیادہ تر long term debt ہے اور concessional rate پر ہے، یہ 15 سے 25 سالہ debt ہے اور تقریباً ایک فیصد اس کا interest rate ہے پھر سے دوبارہ advice کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! مالی سال 17-2016 میں حکومت پنجاب نے صرف interest اور debt payment کی مد میں 36۔ارب روپے کے قرضہ جات کی ادائیگی کی ہے اور یہ ہماری ٹوٹل GDP کا 2.5 فیصد ہے ۔ہماری ٹوٹل سالانہ آمدن کا 2.5 فیصد ہے یعنی ٹوٹل قرضہ جات ہماری GDP کا 2.5 فیصد ہیں اور اگر ہم صرف منافے repayment کریں وہ ہماری آمدنی کا صرف ایک فیصد ہے تو کیا ڈویلپمنٹ کے لئے، projects کے لئے جو debt لی گئی ہے جو کہ ہماری آمدنی کا صرف ایک فیصد ہے اور وہ debt project specific development debt ہے جو کہ عوام کی ترقی اور اُن کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے لی گئی ہے۔ کیا یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ہم پنجاب کے لوگوں کو debt کے burden میں ڈال رہے ہیں؟ قطعی طور پر نہیں internationally ہر جگہ debt لی جاتی ہے تا کہ ترقی کو promote کیا جائے۔ اس کو آپ غلط انداز میں نہ لے کر بیٹھیں، پنجاب کی عوام کو ہم قرض کے بوجھ تلے نہیں دبا رہے ہیں اگر ہم کچھ کر رہے ہیں تو اس عوام کی ڈویلپمنٹ کے لئے پراجیکٹس کر رہے ہیں اور اُس سے زیادہ کر رہے ہیں جو ہماری آمدنی ہے۔ آپ ہمیں اس کا credit دیں لیکن یہ ہماری اُن جہدوجہد کی نمائندگی کر رہا ہے جو ہماری commitment ہے، جو ہمارا وژن ہے۔ ہم پنجاب کو ایک developed knowledge based industrialized economy بنانا چاہتے ہیں جس میں ایک ایک فرد کے پاس economic opportunity ہو، جس میں ایک ایک فرد کا معیار زندگی improve ہو سکے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف معزز ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ یہ قرضہ جات جو ہم نے لئے ہیں اُس کا ہمارے revenues پر بوجھ صرف ایک فیصد ہے۔ میں یہ بات reiterate کرنا چاہ رہی ہوں کہ یہ ڈویلپمنٹ کے اخراجات ہیں اور میں پورے confidence سے آپ کے سامنے کہتی ہوں کہ یہ fiscally responsible financially prudent گورنمنٹ ہے۔ ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جو ہمارے عوام پر بے جا بوجھ ڈالے اور یہ ڈویلپمنٹ ہمارے عوام کے لئے ہو رہی ہے۔ In a very fiscally prudent and responsible manner.

جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبران نے خاص طور پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے زراعت کے شعبے میں بات کی اور ہم سے کہا گیا کہ لائیوسٹاک اور جنگلات، fisheries اور food کو اگر ہم نے include کر لیا ہے تو ہم شاید کچھ زیادہ دکھانے کے لئے numbers کی jugglery کر رہے ہیں میں یہ بتاتی چلوں کہ national income accounts میں agricultural sector اُس میں سارے شعبہ جات شامل کئے جاتے ہیں یہ ایک regular way of reporting ہے۔ ایگریکلچر صرف ایگریکلچر نہیں ہوتا، اُس میں minor crops ہوتے ہیں، major crops ہوتے ہیں، لائیو سٹاک ہوتا، جنگلات ہوتے ہیں اور یہ سارے ancillary sectors allied related sectors ہوتے ہیں۔ ہم یہاں کوئی misreporting نہیں کر رہے بلکہ ایک regular tradition کو follow کر رہے ہیں ان کی investment ایک ہی ہوتی ہے جو agricultural economy کو reflect کرتی ہے۔ ہم نے اسی لئے اس کو ایک ساتھ دکھایا ہے، یہ بھی بعد میں کہا گیا کہ ہمارے پاس ایگریکلچر کی کوئی پالیسی نہیں ہے، کوئی strategy نہیں ہے اُس کی وجہ سے agriculture sector affected رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہم نے economic growth strategy بنائی تھی ایگریکلچر تو ہماری backbone ہے اُس economic growth strategy میں ایگریکلچر کو promote کرنے کی بھی strategy بنائی گئی اور اُسی کو follow کیا گیا۔ پچھلے دو سالوں سے آپ دیکھ لیں کسان package آیا، اُس کے بعد ہماری اپنی policies آئی ہیں، آپ اُس کے نتائج دیکھ لیں اُس کے نتائج یہ نکلے ہیں کہ اس سال agriculture growth rate میں 5 فیصد اضافہ کیا ہے۔ Negative two percent سے ہم positive three and half percent پر گئے اور مجھے بہت قوی امید ہے کہ اگر اسی

طرح strategyکو follow کرتے رہے انشاء اللہ، الحمد للہ جو ہم نے بجٹ میں آپ سے کہا ہے کہ ہم کریں گے تو یہ growth اس سے کہیں زیادہ ہو گی۔

جناب سپیکر !میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتی چلوں کہ ہم نے جہاں بہت سارے initiatives لئے ہیں اُس میں seeds کے initiatives بھی ہیں، یہ سارے initiatives وہ ہیں جس میں ہمارا رجحان ایگریکلچر productivity کو بڑھانا ہے۔ ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ ہماری زراعت کی جو per acre yield ہے ہم اُس کو بڑھائیں، agricultural productivity بڑھائیں جس سے عام کسان کا معیار زندگی بہتر ہو اور اُس کی آمدنی بہتر ہو۔ اس سلسلے میں ہم نے بڑے bold initiatives لئے ہیں regular initiatives کے علاوہ ایک ایسے initiative کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں وہ کسانوں کے لئے بلاسود قرضوں کا ہے۔ میرے لئے یہ بڑی تکلیف دہ بات تھی کہ معزز اپوزیشن لیڈر نے یہ کہا ہم کسانوں کو بھی بلاسود قرضوں میں ڈال دیا براہ مہربانی یہ تو سوچیں کہ ہم نے کسانوں کو کس عذاب سے نکالا ہے اب کسان اپنی inputs لینے کے لئے آڑھتیوں پر depending نہیں ہیں۔

جناب سپیکر !اب اُن کی جو liquidity constraints جو اُن کو پیسے چاہئیں وہ بڑے مہذب انداز میں، پروقار انداز میں بلاسود قرضے لیں، اپنی inputs کو finance کریں، productivity بڑھائیں، اپنی آمدنی بڑھائیں، اب وہ آڑھتیوں اور مڈل مین سے چھٹکارہ پائیں جن کی گرفت میں وہ سالہا سال رہے ہیں، صدیاں رہے ہیں۔ اس کو discourage کرنا ہے ۔اس ایوان نے سنا میرے لئے بہت ہی disappointing تھا criticism ہو positive ہو، وہ ہماری سر آنکھوں پر ،ہم اُس کے basis پر اپنی policies change کریں گے۔ but criticism for the sake of criticism کسی کو فائدہ نہیں دیتا اگر ہم نے اُن کی بات مان لی خاص طور پر ان کسانوں کو تو definitely نہیں دے گا۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں کچھ اور crops insurance کے بارے میں باتیں ہیں، یہ سب initiatives ہم لے چکے ہیں Federal level پر بھی، Provincial level پر بھی اور اُس کی پیشرفت آپ کے سامنے ہو گی۔ دو تین دفعہ یہ بات ہوئی کہ ہم نے زراعت پر کافی focus نہیں دیا ، in fact ایک معزز ممبر نے تو یہ بھی کہا کہ ہم نے budgets کاٹے ہیں تو اُس کی ایک وجہ یہ ہے۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتی ہوں اگر اُن کو کچھ کمی نظر آرہی ہے پچھلے سال جو ہم نے کسان packageدیا تھا، جو ایگریکلچر packageتھا اُس کی مد میں DAP fertilizerکی سبسڈی بھی رکھی ہوئی تھی، اب اُس میں پیشرفت یہ ہوئی ہے کہ General Sales Taxفیڈرل گورنمنٹ نے fertilizerپر لگایا ہوا تھا اور جو سبسڈی دی ہوئی تھی General Sales Taxانہوں نے withdraw کر لیا ہے، انہوں نے ختم کر دیا ہے جس کی وجہ سے کسانوں کو یوریا اور ڈی اے پی کا بھی وہی priceملے گا جو پچھلے سالوں میں مل رہا تھا یہ بات بالکل clearly emphasize کر کے کہنا چاہتی ہوں کہ مراعات میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔ بہتر structural adjustmentکی وجہ سے اب انشاءاللہ کھادوں کی جو priceہے وہ اُسی لیول پر رہے گی اور ہمیں سبسڈی بھی نہیں دینی پڑے گی تو یہ ایک market oriented positive structural reformsہوا ہے جس کی وجہ سے یہ بات ہم حاصل کر رہے ہیں کہ کسانوں کو زیادہ payment نہیں کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے اب تھوڑا تعلیم کی طرف آتے ہیں پھر ہمارے معزز ممبران خاص طور پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے یہ کہا کہ تعلیم پر ہمارا بجٹ الفاظ کی شعبدہ بازی ہے۔اب میری آپ سے گزارش ہے کہ دیکھیں میں نے آپ کو ایک international agencyجو نہ میرے سے کچھ سنتی ہے اور نہ آپ سے کچھ سنے گی ورلڈ بنک اُس نے پاکستان ڈویلپمنٹ update کے statisticsدیئے ہیں اور statistics میں ہمیں بالکل clear انداز میں دکھا دیا ہے کہ جو ہمارے initiatives تعلیم کے متعلق ہیں اُس میں پنجاب کی rankingباقی صوبوں کے مقابلے میں سب سے اوپر ہے۔جو ہم سے کہہ رہے ہیں کہ یہ numbersسے کھیل رہی ہیں، الفاظوں سے کھیل رہی ہیں، outcomesدیکھیں، outcomesسے کوئی denyنہیں کرتا اگر ساری international agenciesہمیں ہمارے reforms packageپر سراہ رہی ہیں جو ہم structural reforms لے کر آرہے ہیں اُس کے نتائج ہمارے سامنے آرہے ہیں تو پھر تو یہ الفاظ کی بات نہیں رہی یہ تو outcomes کی بات ہو گی، یہ تو facilityکی service provisionsمیں اصل فرق آنے کی بات ہو گی، آپ کے سامنے evidenceہے باقی کی باتیں میں مزید نہیں کرتی۔ ہمارے مختلف معزز ممبران نے یہ بھی بات کی ایجوکیشن پر جو numbersدیئے کہ Budgetary allocation کے numbersالگ الگ جگہ سے لئے گئے اب میں یہ

agree کرتی ہوں کہ جب اتنی بڑی بجٹ book آپ کے سامنے ہو گی تو کچھ نہ کچھ نمبرز شاید آپ کی نظر میں نہیں آئیں گے اور یہ بھی کہا گیا کہ allocation کم ہو گئی ہے اس لئے کہ شاید انہوں نے سارے numbers نہیں دیکھے۔ ہم اس لئے یہ budget Punjab citizen پیش کر رہے ہیں جو کہ پورے بجٹ کو بڑے سادہ انداز میں اس کی numbers کی allocation کی وضاحت کر دیں اور جو ممبران کی مشکل ہوتی ہیں، numbers ٹھیک لے کر آنے کے لئے عوام کو یا میڈیا کو مشکل ہوتی ہے۔ اس کا ہم بہت اچھی طرح ازالہ کرتے ہیں۔ ہم سے یہ کہا گیا کہ ہم نے تعلیم پر کم خرچہ کیا ہے حالانکہ تعلیم کے مختلف میدان میں بجٹ میں defined ہے لیکن اپوزیشن کے معزز ممبران کو پتا نہیں چل پایا۔

جناب سپیکر! میں پھر سے reiterate کر دوں کہ 18-2017 کے بجٹ میں تعلیم کے ہیڈ میں 345 بلین رقم رکھی گئی ہے جو پچھلے سال سے کم نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم سے کہا گیا کہ یہ رقم کم ہے حالانکہ یہ رقم پچھلے سال سے 33 بلین زیادہ ہے اس لئے میں کہہ رہی ہوں کہ معزز ممبران نمبرز تو quote کر دیتے لیکن وہ پوری طرح سے واقف نہیں ہوتے۔ یہ بجٹ تعلیم کے شعبے میں پچھلے سال سے 33 بلین زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پچھلے سال ہم نے تعلیم کے میدان میں reforms بہت کی ہیں انشاء اللہ ہم ان کو آگے لے کر چلیں گے اور ان کو 18-2017 میں further consolidate کریں گے۔ محترمہ قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں outsourcing policy پر بھی تنقید کی تھی۔ ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اپنی ذمہ داری سے منہ پھیر رہی ہے اور وہ پرائیویٹ سیکٹر کو کہہ رہی ہے کہ تم آگے آ جاؤ لہٰذا وہ اپنی Constitutional responsibility abdicate کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران سے بہت ہی humble گزارش کروں گی کہ ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اس سے زیادہ غلط perception ہو نہیں سکتا اگر ہم outsource کریں کیونکہ تعلیم فراہم کرنا حکومت پنجاب کی ذمہ داری ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بہتر انداز میں یہ ذمہ داری کیسے پوری کرنی ہے۔ وہ سکول جو بہت ہی low performing تھے ہم نے صرف ان کو لیا۔ وہ ادارے اور این جی اوز جو already تعلیم کے شعبے میں کام کر رہے تھے اور بہت اچھے نتائج دکھا رہے تھے ہم نے انہیں ان سکولوں کا مینجمنٹ کنٹرول دیا۔ اس پر financing ہماری ہے، ذمہ داری ہے ان کی صرف مینجمنٹ ہے۔ یہ صرف

ان سکولوں کے لئے تھا جو traditionally non-performing تھے اور ٹھیک طریقے سے کام نہیں کر رہے تھے۔اس میں particular service delivery کا لینا ہمارا prerogative تھا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں جو criticize کر رہے تھے کہ اسی عرصے میں enrolment دُگنی ہو گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ بتایئے کہ یہ ہمارا مینجمنٹ کا طریق کار بہتری میں تھا یا نہیں؟ اس کی گواہی اس statistics کے بعد آپ خود دیں گے۔اس طرح یہاں لیپ ٹاپ کی سکیم کو بھی criticize کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بارے میں صرف ایک جملہ کہوں گی کہ اس کے ذریعے ہم ایک modern Information Technology laid youth کو آگے بڑھانا چاہ رہے ہیں۔ اگر ہمارا یہ initiative صحیح نہ ہوتا تو باقی صوبے اس کی تقلید کرنے کے لئے نہ سوچ رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! ہم سے صحت کے بارے میں کہاں گیا ہے کہ ہمیں نمبرز بہت دیئے گئے ہیں۔ ہمارے کئی initiatives تھے۔ میں نے بڑی detail میں اپنی budget speech میں مختلف initiatives کے بارے میں بتایا کہ وہ کون کون سے تھے۔ ان میں THQs RHCs, BHUs, اور DHQs کی revamping، ان کی strengthening اور انہیں مختلف سہولیات کی فراہمی تھیں۔ اپوزیشن کی جانب سے یہ بات اٹھی کہ اس کے outcome کیئے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے بجٹ تقریر میں بھی اس کو cover کیا تھا اور اب پھر ایک ہی مثال سے گزارش کروں گی۔ میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر قطعی طور پر یہ نہیں کہوں گی ہم نے سب اچھا کر لیا ہے، ابھی سب اچھا نہیں ہوا ہے مگر ہم سب اس "سب اچھے" کی طرف بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کی ایک ہی statistics بتاتی ہوں جس سے پتا چلے گا کہ ہمارا outcome پر کتنا focus ہے اور ہماری initiatives پر کتنے بہتر outcome آنا شروع ہو گئے ہیں۔ Safe Delivery Programme ایک initiative ہے۔ماہانہ 60ہزار سے زائد حاملہ خواتین یہ facilities استعمال کر رہی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اس initiative کا impact نہ ہوتا تو یہ نمبرز کیسے بڑھتے؟ اس کے علاوہ بھی بہت سے initiatives تھے جن کے بارے میں بات ہوئی۔ ہسپتالوں کے بیڈز کے بارے میں کہا گیا کہ ان کو بڑھائیں۔ ہم نے پچھلے سال تقریباً 1700 بیڈز کا اضافہ کیا اور انشاءاللہ 2000 بیڈز کا مزید اضافہ کرنے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ventilators پر بات ہوئی۔ اس بجٹ میں ہم نے ventilators کے لئے 40 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آہستہ ہی سہی لیکن ہم اسی طرف جا رہے ہیں جو ہم سب کی خواہش ہے۔ ہماری خواہش اور commitment یہ ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھانا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہوئیں جن کی میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی۔ بہت سے points اٹھائے گئے لیکن میں چند ایک پر بات کروں گی۔ یہ کہا گیا کہ اس بجٹ میں employment پر کوئی زور نہیں دیا گیا اور اس کا کوئی ایسا initiative نہیں لیا گیا جس سے employment generate ہو۔

جناب سپیکر! میں پھر ان سے humble گزارش کروں گی کہ ذرا بجٹ اٹھا کر دیکھئے۔ میں آپ کو تین چار initiatives بتاتی ہوں باقی آپ خود دیکھتے رہیں۔ ہم انوسٹمنٹ کو focus کر رہے ہیں۔ employment generate کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہوتا کہ آپ پبلک سیکٹر میں employment کے دروازے کھول دیں۔ اس سے inefficiencies آتی ہیں اور کارکردگی غلط طریقے سے پیشرفت ہوتی ہے۔ Employment generate کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پرائیویٹ سیکشن کو motivate کریں تاکہ investment ہو، job creation ہو۔ اس طرح سے employment generate ہوگی۔ یہ sustainable employment generate کرنے کا طریقہ ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کئی initiatives ایسے لئے ہیں جن کا میں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ ہم investors کو promote کر رہے ہیں۔ اس میں ease of doing business ہے اور انفراسٹرکچر کی provision ہے۔ یہ تمام ہمارے وہ اقدامات ہیں جن سے investor motivate ہو رہا ہے، وہ invest کرے گا، employment generate ہوگی اور پنجاب کے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے ایگریکلچر میں small medium enterprises میں initiatives لئے ہیں جو ان دونوں sectors میں employment generate کریں گے۔ آپ ایک طرف بلاسود قرضے کی بات کرتے ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری اس پالیسی سے generate employment ہو رہی ہے۔ ہم اس دفعہ SNEs میں بہت سے initiatives لے کر آئے ہیں جن سے small medium enterprises میں employment generate ہو گی۔ ساتھ ہی ساتھ skilled development کا بہت ہی بڑا initiative ہے جس سے ان بچوں اور بچیوں کی employability بڑھے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہماری interest free loan scheme ہے یعنی Chief Minister Self Employment Scheme، لاکھوں بچیاں اور بچے ایسے ہیں خاص طور پر بچیاں جن کو self-employment کے مواقع مل رہے ہیں، ہم نے جو رقم مختص کی ہے اور اس بجٹ میں زیادہ کی ہے اس سے بھی employment generate ہو رہا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ اچھا اور عوام دوست بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں ہاتھ جوڑ کر کہتی ہوں کہ اس پر تنقید برائے تنقید چھوڑیں، ہمارے پاس ایک سال ہے آئیں مل بیٹھیں اور پنجاب کے عوام کی ترقی کے لئے ہمارا ساتھ دیں اور ہمارے ہاتھ مضبوط کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں محکمہ خزانہ، پی اینڈ ڈی اور مع اسمبلی سٹاف سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے ہماری ساتھ بہت محنت کی، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمیں یقین ہے کہ عوام چاہتی ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ عوامی خدمت ہمارا نہ صرف وژن ہے بلکہ ہمارا مشن ہے اور یہ پوری ٹیم جو وزیراعلیٰ کی یہاں پر بیٹھی ہے یہ جس one point مشن پر سرگرم ہے وہ یہ ہے کہ عوام کی خدمت اور ان کی سہولیات میں اضافہ۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 565/17 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 568/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

لاہور میں زیر زمین پانی کو صاف کرنے کا منصوبہ التواء کا شکار

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 30۔مئی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور رمضان المبارک میں شہری پانی کو ترسنے لگے۔ شہر میں پانی کی شدید قلت کے باوجود سطح زمین پر موجود پانی کو صاف کر کے قابل استعمال بنانے کا منصوبہ گزشتہ دو سال سے التواء کا شکار ہے۔ پنجاب حکومت معاملہ سے آگاہ ہونے کے باوجود اسے مسلسل نظر انداز کئے ہوئے ہے۔ موسم گرما اور بالخصوص ماہ مقدس میں لاہور شہر کے بیشتر علاقے کربلا کا منظر پیش کرنے لگے ہیں مگر واسا حکام مجرمانہ غفلت پر شہریوں کو پانی مہیا کرنے کی بجائے خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں جبکہ منتخب بلدیاتی نمائندے بھی ان مسائل کو حل کرانے میں بے بس دکھائی دے رہے ہیں۔ شہری روزہ کی حالت میں دور دراز علاقوں سے پانی لانے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری جانب واسا نے لاہور میں زیر زمین پانی کی سطح خطرناک حد تک پہنچنے کے پیش نظر رواں مالی سال 17-2016 کی بجٹ تجاویز میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب کے لئے فنڈز رکھنے کی استدعا کی تھی کیونکہ زیر زمین پانی استعمال کرنے کا یہ منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے مگر حکومت نے بجٹ میں مذکورہ بالا منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ واسا کے پاس 501 ٹیوب ویلز زائد المیعاد ہونے پر اپنا پریشر کھو چکے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار آج move کی گئی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو next weak تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ یہ pending کئے جا رہے ہیں تو جواب کب آئیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب آجائیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 576/17 سردار وقاص حسن موکل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کافی سارے جواب ابھی تک نہیں آئے اور مزید pending کئے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف محمود! کافی سارے جواب آ بھی گئے ہیں اور یہ بھی آجائیں گے۔

سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سال 2017-18 مطالبات زر کی تعداد 43 ہے اپوزیشن پارٹیز کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ ان 43 مطالبات زر میں سے چھ مطالبات زر میں حسب ذیل ترتیب سے cut motion پیش کی جائیں گی۔

1۔ مطالبہ نمبر PC210015 تعلیم
2۔ مطالبہ نمبر PC210016 خدمت صحت
3۔ مطالبہ نمبر PC22036 ترقیات
4۔ مطالبہ نمبر PC21018 زراعت
5۔ مطالبہ نمبر PC21013 پولیس
6۔ مطالبہ نمبر PC21031 متفرقات

جی، cut motion کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی آج شروع ہو کر بروز سوموار مورخہ 10۔جون 2017 کو دوپہر 2:00 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 144 سب کلاز 4 کے تحت گلوٹین

کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔جی، اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-21015 تعلیم پیش کریں۔

مطالبہ نمبر PC-21015

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک رقم جو 40۔ارب 74 کروڑ 96 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 40۔ارب 74 کروڑ 96 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال 18-2017 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جی، مطالبہ نمبر PC21015 میں کٹوتی کی تحریک درج ذیل ممبران کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، میاں ممتاز احمد مہاروی، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شنیلا رُوت،

جناب احمد علی خان دریشک، سردار علی رضاخان دریشک،جناب خرم شہزاد،چودھری مونس الٰہی،جناب احمد شاہ کھگہ،سردار وقاص حسن موکل،ڈاکٹر محمد افضل،چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری،سردار محمد آصف نکئی، محترمہ خدیجہ عمر، قاضی احمد سعید،میاں خرم جہانگیر وٹو،سردار شہاب الدین خان،مخدوم سید علی اکبر محمود،مخدوم سید مرتضیٰ محمود،رئیس ابراہیم خلیل احمد،خواجہ محمد نظام المحمود، محترمہ فائزہ احمد ملک،جناب علی سلمان،جناب احسن ریاض فتیانہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر، جی، محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! I move:

> "That the total of Rs. 40,749,663,000/- on account of Demand No. PC21015-Education-be reduced to Re-1/-"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "40۔ارب74کروڑ96لاکھ63ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبرPC21015"تعلیم"کم کرکے ایک روپیہ کردی جائے۔"

MINISTR FOR SCHOOL EDUCATION (Rana Mashood Ahmad Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،انہوں نےoppose کیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!کوشش کیجئے گا کہ اگر ایک بات ہو جائے تو اس کوrepeatنہ کیجئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!repeat نہیں ہو گی لیکن ابھی تو بات شروع کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے سوچا کہ پہلے ہی آپ کو بتادوں تاکہ بعد میںinterruptionنہ ہو۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر!میں سب سے پہلے یہ چیز کہنا چاہ رہا ہوں کہ ابھی محترمہ وزیر خزانہ نے کہا کہ سارے stakeholders کوconfidence میں لیا گیا تو اپوزیشن بھی stakeholders ہے،ان کو

بھیconfidence میں لے لیں، ہم بھی اس اسمبلی کا حصہ ہیں۔ ہمیں تو کبھی بھی بجٹ بنانے سے پہلے confidence میں نہیں لیا گیا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میاں صاحب! ذرا بات سنیں، اگر آپ آ ہی گئے تھے تو آدھا گھنٹہ کارروائی سن ہی لیتے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ اپنے چیمبر میں موجود ہیں۔ وہ ساری کارروائی سنیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کارروائی سنیں گے اپنے چیمبر میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! اپنی تحریک پر بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سب سے پہلا جو issue تھا وہ یہ تھا کہ stakeholders ہم بھی ہیں۔ ہمیں تو confidence میں کبھی نہیں لیتے۔ پانچواں بجٹ آ گیا، بجٹ سے پہلے کہتے کہ آپ کے کوئی issues ہیں تو ہمیں بتائیں۔ سب سے پہلی بات جو یہاں negate کرنے والی ہے کہ سب stakeholders کو confidence میں نہیں لیا گیا، اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ایجوکیشن کا بجٹ بڑھا دیا گیا ہے، جو ایجوکیشن کا بجٹ بڑھایا گیا ہے لوگوں کو یہ سمجھ آنی چاہئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، .Order in the House

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایوان in order کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں کہہ رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ورنہ وزیر اعلیٰ کو کورم پورا کرنے کے لئے دوبارہ آنا پڑے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہاں پر عزت مآب وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے ایک اور correction چاہتا ہوں کہ جو amount بڑھائی گئی ہے، ایک amount تو بڑھائی گئی ہے مگر آپ

portionalityمیں دیکھیں تو وہone percent amoutایجوکیشن کے بجٹ کے اندر کم کی گئی ہے تو یہ صرف کہہ دینا کہ ہم اتنے بلین سے اتنے بلین پر لے گئے، بڑھانا تو تھا کیونکہ ٹوٹل بجٹ بڑھایا گیا ہے مگر اس کی percentageاگر دیکھی جائے تو اسpercentageمیں ایکpercentکم کر دیا گیا ہے these are the actual figuresلوگوں کو سچ بتائیں، لوگوں کو دھوکے بازی میں مت رکھیں کہ صرف بتا دینا کہ ہم 300 سے400پر لے گئے تو وہ100بڑھ گیا ہے یا200بڑھ گیا ہےThat does not make any sence. The important thing is; کہ ہم ان کو بتائیں کہ ہم نے بڑھایا مگرin actualityوہ ایک فیصد کم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ہم بہت زیادہ ایڈورٹائز کرتے ہیں۔ ہر روز ہم نئے نئے بورڈز لگے دیکھتے ہیں کہ آج یہ ہو رہا ہے، آج اس چیز کا افتتاح ہو رہا ہے۔ آج ہم اتنی بہتری کر رہے ہیں۔media hypeپر جتنا زور ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے، ہر روز مال روڈ پر ایک نیا بورڈ لگا ہوتا ہے، لائنوں میں لگے ہوتے ہیں، ہر روز کے کروڑوں روپے جا رہے ہیں۔ پنجاب کے پندرہ فیصد سکولوں کے اندر صرف ایک ٹیچر ہے، وہ ایک ٹیچرmultiple subjectsپڑھا رہا ہے۔ کس قسم کی ایجوکیشن ہم دے رہے ہیں؟ اگر ایک ٹیچرmultiple subjectsپڑھا رہا ہے تو اس کا ایجوکیشن سٹینڈرڈ کیا ہو گا جو کہ بچوں کو آگے جانے کے لئے کس قسم کی ایجوکیشن دے سکے گا۔ ایک ٹیچر ایک subject پڑھا سکتا ہے، may be دو پڑھا سکتا ہے، تین پر تو جا ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا مطلب کہ کوالٹی جو ہے وہ نیچےdeteriorateکر کے بالکلzero پر آ جائے گی۔ پنجاب کے پندرہ فیصد سکولوں میں صرف ایک ٹیچر ہے۔ ان چیزوں پر میں چاہ رہا ہوں کہ جواب دیئے جائیں۔ ان چیزوں کے جواب کبھی نہیں دیئے جاتے۔ ابھی جو محترمہ وزیر خزانہ کیwind upکی تقریر ہوئی تھی اس کے اندر اتنیgeneralized statementsتھیں، statement تھی کہ ہم یہ کام کر رہے ہیں، لیپ ٹاپ دے رہے ہیں۔ اچھا یہ statement ذرا سنیں، میںexact word to word statement آپ کے سامنے پڑھوں گا جو ابھی محترمہ وزیر خزانہ نے دی ہے۔"ہم لیپ ٹاپ اس لئے دے رہے ہیں کہ ہم اگلیgenerationکو بہتر بنائیں، یہ کیاstatementہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ اسstatementکا مطلب کیا ہے کہ ہم لیپ ٹاپ اس لئے

دے رہے ہیں کہ ہم اگلیgenerationکو بہتر بنائیں۔ اس سے زیادہstatement generalizeہو نہیں سکتی کیونکہ ان کو خود نہیں پتا کہ یہ لیپ ٹاپ کس لئے دے رہے ہیں؟(شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ گپ شپ لگانے کے لئے آئے ہیں۔ جنہوں نے گپ شپ لگانی ہے وہ باہر بیٹھ جائیں۔ مجھے ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پنجاب میں اب پی ایم ایل(ن) کی حکومت کو دس سال ہونے لگے ہیں۔ دس سال کے اندر ان کو اپنیcorrections کرنے کا، چیزوں کو ٹھیک کرنے کاlongest periodملا ہے، دس سال میں جو چیزیں ٹھیک نہیں ہو سکیں وہ آپ کیسےaspectکرتے ہیں کہ گیارہویں سال میں ٹھیک ہو جائیں گی، بارہویں میں ٹھیک ہو جائیں گی یا کبھی بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔ اگر کسی نے کوئی چیز ٹھیک کرنی ہو تو اس کا پلان پہلے سال بنتا ہے اورimplementationاس سال کےmiddleمیں یاendمیں شروع ہو جاتی ہے اور اگلے دو سے تین سال کے بعد آپ کوchanges نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ آج ہم نویں سال یا دسویں سال میں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اورchangesجو ہیں وہminimalہیں اور جوproblemsہیں وہ بڑھتی جا رہی ہیں،problemsجو ہیں وہmultipleسےmultipleہوتی جا رہی ہیں، یہاں تک کہ ورلڈ بنک2003 سے ایجوکیشن کوdifferent programmes کےthrough support کر رہا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ اتنےnumbers unrealistic numericرکھتے ہیں۔ پنجاب حکومت کو یہ کہا ہے کہ اتنےunrealistic numbers ہیں کہ ان targetsکوachieveہی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو targets کو achieve کرناimpossibilityہے تو اس لئے انہوں نے بھی کہا ہے کہ اس کیfunding check کریں کہ جہاں پر آپfundingکر رہے ہیںbecause of corruption and because of lack of ability کیونکہ ہم بڑے نعرے مار دیتے ہیں اور نعروں کےendپر کیا ہوتا ہے کہ جوcapacityدینی ہوتی ہے اور وہ کرنے کیcapacityہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر! میں دو اور بہت ضروریissuesپر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو انرولمنٹ جو کہ 2010-11 میں 70فیصد پر تھی،2014-15 میں چھ سے دس سال کے بچوں کی 70فیصد پر تھی، بہت

انرولمنٹestablish ہے، ابھی تک کہیں اوپر نہیں گئی۔ ہم ہر دفعہ یہ کہتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ اتنی انرولمنٹ بڑھ گئی ہے مگر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ چھ سے دس سال کا بچہ جس نے سکول میں جانا ہے اور پھر وہ سکول میں رہ بھی رہا ہے یا نہیں رہ رہا۔ اس کو سکول کے اندرsustain کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ساری ایجوکیشن پرائیویٹ سکولوں کے اوپر ڈال دی ہوئی ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کے اندر اس وقت جتنا مافیا ہے، پرائیویٹ سکولوں سے بڑا مافیا اس وقت کوئی ہے نہیں جو کہ عام عوام کا خون چوس رہا ہے۔ انہوں نے جو فیسیں بڑھا دی ہوئی ہیں اور یہ حکومت ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ یہ حکومت کے لوگ اور بیوروکریسی ساتھ ملی ہوئی ہے ورنہ ایسی حکومت جو فیسوں کو کنٹرول نہیں کر سکتی، جو کہ پرائیویٹ سکولوں کے مافیا کے پریشر کے نیچے اتنی دبی ہوئی ہے کیونکہ سب مل کر پیسے بنا رہے ہیں، پرائیویٹ سکول ان کو پیسے دیتے ہیں، ان کو چپ کرانے کے لئے رشوتیں دیتے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہر دفعہ پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ جوissue اٹھایا جاتا ہے وہ کسی نہ کسیstage پر آکر ختم ہو جاتا ہے۔ پچھلے سال فیسیں بڑھائی گئیں، پھر فیسیں بڑھیں۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: جس نے گپ شپ لگانی ہے وہ باہر بیٹھ جائے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بات کریں۔ وہ سن رہے ہیں، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جب تک بیوروکریسی، اس کے اندر بہت سے لوگ ہیں، منسٹرز، سب لوگ یہ جب تک اپنے آپ کو صحیح رستے پر لے کر نہیں آئیں گے یہ پرائیویٹ سکولوں کا مافیا جو ہے یہ کبھی بھی عام عوام کا خون چوسنا بند نہیں کرے گا۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ اس میں ساری involvement گورنمنٹ کی ہے۔ پہلے فیسیں بڑھائی گئیں تو ان کو روک دیا گیا، اب دوبارہ کیوں بڑھائی جا رہی ہیں؟ آج پرائیویٹ سکول کی فیس جا کر دیکھیں کہ چالیس، چالیس ہزار روپیہ مہینہ پر چلی گئی ہے۔ کون چالیس ہزار روپیہafford کرتا ہے؟ آپ عام لوگوں کے بچوں کو جا کر دیکھیں، یہ میں بیکن ہاؤس کی بات کر رہا ہوں، یہ میں گرائمر سکول کی بات کر رہا ہوں، یہ میں آپ کے جتنے مافیا کالج ہیں ان کی بات کر رہا ہوں، ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آج بھی یہ جو سارے یہاں بیٹھے ہیں یہ بھی یہی فیسیں دیتے ہوں گے۔ ان کو بھی پتا ہے مگر یہ بولنا کچھ نہیں چاہتے۔ سکول ایجوکیشن کی ساری بیوروکریسیinvolve

ہے، منسٹر involved ہیں، سب involved ہیں۔ سارے لوگ اس میں involved ہیں کیونکہ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی چیک کرنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کو یہاں پر ایک زبردست انکشاف کر کے کرپشن کا بتانے لگا ہوں جو پچھلے سال 4321 سکولوں میں شروع ہوئی اور اس سال آگے چل رہی ہے۔ پچھلے سال 2015-16 میں ایک approve ہوا کہ 4000 سکولوں کو سولر کیا جائے۔ اس کی fee consultation ایک کروڑ روپیہ تھی اور 4000 سکولوں کو سولر کرنے کا بجٹ ڈیڑھ ارب روپیہ تھا، یہ through biding UET. University کو مل گیا۔ یہ UET کو ملا کیونکہ یہ حکومت کے پسندیدہ لوگوں کو نہیں مل سکا جو کہ ZTE ایک کمپنی ہے اس کو نہیں ملا، دوسرے لوگ بھی کورٹ میں چلے گئے اور جب اس ساری چیز کا حکومت کو پتا لگا کہ یہ کورٹ میں چلے گئے ہیں اور اب ساری چیزیں کھل کر سامنے آجائیں گی کہ یہ کیا exactly project ہے اور اس میں کتنی کرپشن ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں جی، ہم نے یہ پراجیکٹ کرنا ہی نہیں ہے۔ آپ یہ بات بڑے غور سے سنئے گا، ایک کروڑ روپیہ consultancy fee اور بجٹ 1.5۔ارب روپیہ۔ یہ چیز دوبارہ اب اٹھائی گئی ہے اور اس کو اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اب اس کی consultation fee پچاس کروڑ روپیہ کر دی گئی ہے، اس میں بیس ہزار سکول ڈال دیئے ہیں اور اس کا بجٹ 17۔ارب روپے کر دیا ہے۔ ذرا ایک منٹ کے لئے حساب لگائیں کہ 2015-16 میں چار ہزار سکولوں کے لئے ایک ارب روپیہ تھا اب بیس ہزار سکول یعنی پانچ گناہ، زیادہ سکول کئے گئے اگر اس کا بجٹ بھی پانچ گنا کریں تو 7.5۔ارب روپیہ بنتا ہے لیکن انہوں نے اس کے لئے 17۔ارب روپیہ رکھا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ 10۔ارب روپے کی کرپشن ہو گی اور 7۔ارب روپے کا کام ہو گا۔ 9.5۔ارب روپیہ کسی کی جیب میں جائے گا۔ یہ پراجیکٹ کس کو دیا جارہا ہے؟ میں نام لے دیتا ہوں تاکہ ریکارڈ پر آئے امجد خان صاحب CEO قائداعظم سولر بہت زیادہ active ہوئے ہوئے ہیں اور لوگوں کو دھمکیاں لگا رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ نے مجھے کہہ دیا ہے کہ یہ ہونا ہی ہونا ہے اس لئے فکر نہ کرنا، اس پر کوئی سوال کرے، کوئی اسے چھیڑے اور نہ ہی اس پر کوئی کیس کرے کیونکہ یہ ہونا ہے اور وزیراعلیٰ نے مجھے گرین لائٹ دے دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ نمبر بتا دوں کہ 2015-16 میں ڈیڑھ کروڑ روپے consultation fee اور 1.5۔ارب روپے کا پراجیکٹ تھا اور 2017-18 میں 50 کروڑ روپے consultation fee اور 17۔ارب روپے project cost ہے یعنی 9.5 سے 10۔ارب روپیہ ایجوکیشن کے نام پر کسی کی جیب میں جا رہا ہے اور ہم ان سب چیزوں کو سولر بنانے جا رہے ہیں۔ شاید حکومتی لوگوں کے لئے یہ بڑی چھوٹی سی رقم ہو اس لئے ان کو فرق نہیں پڑتا لیکن اگر عوام سے پوچھا جائے کہ 9.5۔ارب روپیہ کس کی جیب میں جا رہا ہے۔ قائد اعظم سولر کے امجد خان جیسے CEO کو پکڑا جائے کہ یہ جا کر اپنا influence استعمال کر کے اپنے لوگوں کو ہی bids دے رہے ہیں اور اپنے لوگوں کو ہی پیسے دے رہے ہیں ان کی جیب میں بھی ڈال رہے ہیں اور اپنی جیبوں میں بھی ڈال رہے ہیں۔ میرے خیال میں جو JIT بنی ہوئی اس میں سب چیزیں سامنے آ جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو targets set کئے جاتے ہیں جو budgets دیئے جاتے ہیں جو بجٹ پیش کئے جاتے ہیں ان کے بارے میں یہاں آ کر اس طرح لیکچر دیا جاتا ہے جس طرح کلاس میں کھڑے ہو کر کوئی سنا دیتا ہے۔ ہمیں نہ تو پہلے کبھی confidence میں لیا گیا ہے نہ اب لیا جائے گا اب تو خیر آخری بجٹ ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ چیز بھی ختم ہو گئی اس ملک کی تباہی پھرنی بھی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ عام آدمی کا سوچیں، عوام کا سوچیں لیکن ہمیں پتا ہے کہ آپ کو عوام کی فکر اس لئے نہیں کیونکہ آپ کو عوام کے ووٹ نہیں چاہئیں چونکہ آپ لوگوں کو ڈبے بھرنے آتے ہیں۔ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ عوام کا سوچیں، اپنی اگلی generation کا سوچیں کہ ایجوکیشن ہماری اگلی generation کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

الھم صل علیٰ سیدنا محمد والہٖ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

تمام تر تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک اس نبی پاکؐ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔ اپوزیشن کی طرف سے تعلیمی بجٹ پر جو motion cut دی گئی ہے جس میں ہم نے تعلیمی بجٹ کو cut کر کے ایک روپیہ رکھنے کی جو تحریک پیش کی ہے اس کی کچھ وجوہات ہیں۔ کسی بھی قوم کی ترقی کے معیار کا اندازہ اس کے تعلیم کے شعبے سے لگایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر تعلیم کے حوالے سے اچھے اور بہتر انداز میں کسی پلاننگ اور مینجمنٹ کے تحت آنے والی نسل کو educate کیا جائے تو پھر وہ قومیں بنتی ہیں۔ پاکستان کے اندر کسی طرح بھی، کسی لحاظ سے بھی talent کی قابلیت کی کمی نہیں ہے، اس ملک نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں بڑے بڑے نام پیدا کئے ہیں اگر آپ انہیں مختلف subjects کے اندر دیکھیں تو انہوں نے دنیا کے اندر اپنا نام بھی بہت کمایا ہے۔ آج سے 30/25 سال پہلے پاکستان کے تعلیمی ادارے بہتر انداز میں لوگوں تک تعلیم پہنچا رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس چیز کو دیکھا جائے تو اس وقت کے دور اور آج کے دور میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آج سے 30/25 سال پہلے اگر گھر میں کوئی مہمان آتا تو پوچھتا تھا کہ بچہ کس سکول میں پڑھتا ہے تو کہا جاتا تھا کہ فلاں سرکاری سکول کے اندر پڑھتا ہے اور اگر کہا جاتا کہ پرائیویٹ سکول کے اندر پڑھتا ہے تو اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا کیونکہ سرکاری سکولوں کا معیار بہت اوپر تھا۔ یہاں پر جو بیوروکریٹ بیٹھے ہیں وہ سرکاری سکولوں سے پڑھ کر آئے ہیں جو اب اچھی پوسٹوں پر ہیں، اکیس یا بائیس گریڈ میں بیٹھے ہیں۔ اس وقت کے سرکاری سکولوں کا معیار اور آج کے سرکاری سکولوں کا معیار آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو کام حکومت کے کرنے والا تھا اس نے پرائیویٹ اداروں پر چھوڑ دیا ہے۔ جب حکومت اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرے گی تو پھر کون کرے گا؟ پھر کوئی اور شخص کرے گا۔ پھر پرائیویٹ سکول آہستہ آہستہ بڑھنے شروع ہو گئے اور اتنے بڑھ گئے کہ حکومت ان کے سامنے دب گئی۔ اب اگر گھر آئے مہمان کو کوئی یہ کہتا ہے کہ میرا بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے تو اس سے سوال ہوتا ہے کہ نزدیک کوئی اچھا پرائیویٹ سکول نہیں ہے؟ پہلے الٹ سوال ہوتا تھا اب الٹ سوال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! پل اور انڈر پاسز بنا دینے سے قومیں نہیں بنا کرتیں بلکہ قومیں تعلیم سے بنتی ہیں، تعلیم کے زیور سے بنتی ہیں۔ اگر آج ہم اپنی قوم کو تعلیم دیں گے تو کل ایک مضبوط قوم بن کر ابھرے گی لیکن ہماری توجہ اس طرف نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہی نہیں کہ یہ قوم پڑھ لکھ جائے کیونکہ جس طرح گورنمنٹ focus کرتی ہے کہ کوئی پڑھا لکھا علاقہ ہے وہاں پر تو پی ٹی آئی کو ووٹ پڑے گا۔ اب جو census آ گئے ہیں اس کے بعد تو حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ اس علاقے کو کاٹ کر دائیں بائیں کر دیا جائے اور اس قوم کو اسی طرح uneducated رکھا جائے اور یہ سب کچھ ایک منصوبے کے تحت ہو رہا ہے ۔ اگر کوئی لیڈر آ جائے تو وہ پانچ دس سالوں میں قوموں کی حالت بدل کر رکھ دیتا ہے لیکن یہاں پر تو تیس تیس سال ہو گئے ہیں اور ہم یہی سنتے آ رہے ہیں کہ غریب کے بچے کو سکول میں داخل کرائیں گے، ہم تھانہ کلچر بدلیں گے ہم پٹوار کلچر بدلیں گے۔ بدلیں گے کا لفظ آتا ہے لیکن جہاں پر انڈر پاسز یا پل جاتی امرا رائیونڈ جانے ہیں تو وہ تین ماہ کے اندر بن جاتے ہیں، راتوں رات اس کا estimate بنتا ہے، راتوں رات اس کا ٹینڈر ہوتا ہے، راتوں رات ہیٹ اور جوتے پہن کر اس پراجیکٹ پر کھڑے ہو کر تین مہینے میں مکمل کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم پچھلے پانچ سال کے تعلیمی بجٹ کا موازنہ کریں، ہماری فاضل منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ ہم تعلیم کا بجٹ بڑھا رہے ہیں۔ چلیں، ہمیں بھی تھوڑا سا بتا دیں کہ تعلیم کا بجٹ کس طرح سے بڑھ رہا ہے؟ آپ کی بجٹ کی کتابیں میرے پاس پڑی ہوئی ہیں، میں نے اس میں سے تھوڑی سی figures نکالی ہیں، میں ابھی ان کا reference بھی دوں گا اور اگر یہ figures غلط ہوں تو بے شک آپ مجھے غلط ثابت کر دیجئے گا۔ یہ بجٹ کی موٹی موٹی کتابیں ہیں۔ اس میں ڈویلپمنٹ بجٹ کی کتاب میں انہوں نے ایجوکیشن کے بجٹ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور اس کے head ہی تبدیل کر دیئے ہیں یعنی تعلیم کے ڈویلپمنٹ بجٹ کو انہوں نے گورنمنٹ بلڈنگز میں ڈالا ہوا ہے۔ اب ایک عام آدمی بجٹ کی کتاب سے تعلیم کے بجٹ کو کس طرح سے دیکھے گا؟

جناب سپیکر! سال 14-2013 میں موجودہ حکومت نے اپنا پہلا بجٹ پیش کیا تھا۔ اس وقت کل بجٹ 871۔ ارب روپے تھا جس میں سے 232۔ ارب روپے تعلیم کے لئے رکھے گئے اور یہ ٹوٹل بجٹ کا 26.36 فیصد بنتا ہے۔ اگلے مالی سال 15-2014 میں انہوں نے کل 1033۔ ارب روپے کا بجٹ

پیش کیا جس میں سے 273۔ارب روپے تعلیم کے لئے مختص کئے گئے جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 26.48 فیصد بنتا ہے۔اسی طرح 2015-16 میں کل بجٹ 1452۔ارب روپے تھا جس میں سے 310۔ارب روپے تعلیم کے لئے رکھے گئے اور یہ کل بجٹ کا 21.34 فیصد بنتا ہے۔اس کے بعد 2016-17 میں کل بجٹ 1650۔ارب روپے تھا جس میں سے تعلیم کے 312۔ارب روپے رکھے گئے جو کل بجٹ کا 18.90 فیصد بنتا ہے۔اب سال 2017-18 کے لئے انہوں نے 1970۔ارب روپے کا کل بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں سے 345۔ارب روپے تعلیم کے لئے رکھے گئے ہیں جو کہ ٹوٹل بجٹ کا 17.51 فیصد بنتا ہے۔پچھلے پانچ سالوں میں بتدریج تقریباً 9 فیصد تعلیم کا بجٹ کم ہوا ہے۔یہ ان کی ترجیحات ہیں اور ان کا نعرہ یہ ہے کہ اس ملک کے اندر غریب کوئی نہیں رہے گا یعنی یہ غریب کے اُوپر اتنا وزن ڈال رہے ہیں کہ وہ ویسے ہی دنیا سے چلا جائے۔موجودہ حکمرانوں کی قطعاً یہ پالیسی نہیں کہ اس قوم کو educate کیا جائے۔

جناب سپیکر! department wise allocation یعنی جو ان کا white paper ہے میں اس کے اندر سے کچھ figures پڑھنا چاہوں گا اور پھر ان کو Estimates of Charged Expenditure and Demand for Grants Development کے اندر رکھی گئی figures کے ساتھ tally کروں گا کیونکہ ان دونوں کے اندر بہت زیادہ فرق ہے۔سکولز ایجوکیشن کے حوالے سے انہوں نے جو بجٹ رکھا ہے پہلے میں اس سے متعلق بات کروں گا۔منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے تعلیم کا بجٹ کم نہیں کیا بلکہ ہم نے تو تعلیم کا بجٹ بڑھایا ہے اگر واقعی آپ نے تعلیم کا بجٹ بڑھایا ہے تو پھر اسے ان کتابوں میں بھی بڑھا دینا چاہئے تھا کیونکہ بجٹ کی ان کتابوں کے مطابق تو تعلیم کا بجٹ کم ہوا ہے۔یہ میرے پاس Estimate of Charged Expenditure and Demand for Grants Development 2017-18 کا Volume-1 ہے اور اس میں سکولز ایجوکیشن کا بجٹ دیا گیا ہے جس کے مطابق 47۔ارب 29 کروڑ 96 لاکھ اور 92 ہزار روپے 2016-17 کا بجٹ Estimate تھا۔اب آپ اندازہ لگائیں کہ ان کے نزدیک ایجوکیشن کتنی اہم ہے۔انہوں نے اس کو revise کر کے 42۔ارب 79 کروڑ 83 لاکھ 8 ہزار 126 روپے کر دیا۔اس

حکومت نے سکولز ایجوکیشن کی مد میں آئندہ مالی سال کے لئے 47۔ارب اور 12 کروڑ روپے کا Budget Estimate دیا ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ کہہ رہی ہیں کہ ہم نے تعلیم کا بجٹ بڑھا دیا ہے جبکہ ان بجٹ کتابوں کے اندر تعلیم کا بجٹ کم ہوا ہے۔ یہ کتاب میں نے نہیں بلکہ آپ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ آپ نے تعلیم کا بجٹ کم کیا ہے اور اس کے figures اس چیز کا ثبوت ہیں۔ دوسری طرف آپ نے اپنے وزراء کرام اور سیکرٹریوں کے لئے نئی گاڑیاں خریدنے کے لئے بجٹ بڑھا دیا ہے۔ Austerity Committee کی ہدایات کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے نئی گاڑیاں خریدنے کے لئے بجٹ بڑھا دیا گیا ہے۔ آپ نے ایجوکیشن کے لئے بجٹ پہلے کی نسبت بہت کم مختص کیا اور پھر اس کو بھی پورا utilize نہیں کیا گیا۔ ہمارے صوبہ پنجاب کے اکثر پرائمری سکولوں میں چاردیواری، کلاس رومز اور واش رومز نہیں ہیں، ان میں بجلی کی سہولت میسر نہیں اور اساتذہ نہیں ہیں۔ ان سکولوں میں انہوں نے گدھے اور گھوڑے باندھے ہوئے ہیں۔ اس حکومت نے ایک کھوتا پال سکیم نکالی ہے جس کا بجٹ میں آپ کو بتاؤں گا کیونکہ ان میں سے شاید کسی نے نہیں پڑھا ہو گا۔ آپ ان کی ذہانت کا اندازہ لگا لیں کہ سکولوں میں missing facilities provide کرنے کی بجائے یہ اپنے وزیروں اور سیکرٹریوں کے لئے مہنگی مہنگی گاڑیاں خرید رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ہائر ایجوکیشن کے لئے مختص کئے گئے بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ ڈویلپمنٹ بجٹ کے Vol-1 کے مطابق سال 17-2016 میں ہائر ایجوکیشن کے لئے انہوں نے 12۔ارب روپے رکھے تھے اور اب 18-2017 کے لئے صرف 11۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ وزیر خزانہ صاحبہ کہتی ہیں کہ ہم نے تعلیم کا بجٹ بڑھایا ہے جبکہ یہاں اس کتاب کے مطابق تو تعلیم کا بجٹ کم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں سپیشل ایجوکیشن کے بجٹ کی طرف آ رہا ہوں۔ اس موجودہ حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اگر کوئی معذور یا mentally retarded بچے سکولوں میں جا رہے ہیں تو ان کے ساتھ نیکی کر لیں۔ اسی Vol-1 کے اندر انہوں نے 66 کروڑ اور 90 لاکھ روپے سپیشل ایجوکیشن کے لئے رکھے تھے لیکن خرچ صرف 28 کروڑ روپے کئے گئے ہیں۔ 66 کروڑ تھا جو revise ہو کر 28 کروڑ ہو

گیا یعنی ان کو بھی نہیں چھوڑا اور انہوں نے یہ پیسا بھی نکال کر اورنج لائن ٹرین پر لگا دیا، ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں پر لگا دیا اور جاتی امرا کی سڑکوں پر لگا دیا۔ یہ کم از کم اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کا پوچھ لیتے کہ 66 کروڑ روپیہ ان بچوں کے لئے رکھا ہے تو اس کا جو 28 کروڑ روپیہ لگا رہے ہو تو اگر allocation کر ہی لی ہے تو پھر اس کو دیکھ لیتے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں ان کی تسکین، تسلی اور تشفی نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے 66 کروڑ کو اب اس بجٹ میں ڈالا ہے تو 54 کروڑ روپیہ کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے تعلیمی بجٹ بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے معذوروں کو نہیں چھوڑا تو باقیوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ یہ ان کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں، کوئی ہماری لکھی ہوئی کتابیں نہیں ہیں۔ اب میں آپ کو صفحہ نمبر 376 پر بتانا چاہوں گا۔ اس سے پہلے میں نے بات کی تھی کہ ایجوکیشن کا بجٹ بلڈنگ میں ڈال کر سارا گڑبڑ کر دیا ہے۔ میں جو کھوتا پال سکیم کہہ رہا تھا کہ Donkey conservation and breed improvement اس کے لئے انہوں نے دو کروڑ روپیہ رکھا ہے اور ان کا فارم LES بہادر نگر اوکاڑہ میں ہے۔ گیلانی صاحب جو منسٹر ہیں وہ کدھر گئے ہیں، اُن کو مبارک ہو کہ ان کی اب کھوتا پال سکیم بھی introduce ہو گئی ہے۔ بجائے اس قوم کو تعلیم دینے کے یہ کھوتا پال سکیم کے اوپر عمل کر رہے ہیں اور ماشاء اللہ ہمیں اسمبلی کے اندر نظر بھی آ رہا ہے بلکہ کھوتوں، گھوڑوں کا گوشت بھی کھلا رہے ہیں اور سارا کام چل رہا ہے۔ میں نے جو کمیٹی کی بات کی تھی کہ اس کے اندر وزراء اور سیکرٹری صاحبان کے لئے 9 کروڑ روپے کی گاڑیاں خریدی ہیں۔ یہ صفحہ نمبر 376، گرانٹ نمبر 10 جنرل ایڈمنسٹریشن میں purchase of transport ہے۔ اس میں پیسے تقریباً 94 کروڑ 56 لاکھ روپے رکھے گئے تھے جبکہ گاڑیاں ایک ارب 85 کروڑ 86 لاکھ روپے کی خریدی گئیں۔ ابھی میں پولیس کی یا کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی گاڑیاں نہیں بتا رہا بلکہ یہ وہ بتا رہا ہوں جو صرف وزراء اور سیکرٹری صاحبان کے لئے خریدی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ 18-2017 کے اندر مزید نئی گاڑیاں خریدنے کے لئے اس کا بجٹ 2۔ارب 17 کروڑ روپیہ کر دیا گیا ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ جلسوں کے اندر انگلی اٹھا کر اعلان کرتے تھے کہ مجھے ہیلی کاپٹر کی ضرورت نہیں ہے، میں پیدل چلا جاؤں گا۔ آپ اربوں روپے کی گاڑیاں خرید

رہے ہیں لیکن بچوں کو ایجوکیشن دینے پر سکولوں کی missing facilities کے اوپر آپ ایک چیز بھی لگانے کو تیار نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ لوکل گورنمنٹ کی گاڑیاں شاید اس میں شامل ہوں گی۔ آپ کے نئے نظام کے تحت لوکل گورنمنٹ کے جو چیئرمین بنے ہیں شاید ان کی گاڑیاں بھی شامل ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں آپ سے تکرار نہیں کرنا چاہتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس میں شامل ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس کتاب کے اندر دیکھیں کہ کیا لکھا ہوا ہے؟ میرا start چونکہ لوکل گورنمنٹ سے ہے، وہاں سے الیکشن لڑتے ہوئے پنجاب اسمبلی تک پہنچا ہوں۔ اب میرے حلقے کے اندر سمن آباد پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج ہے اس کے اندر 2002 سے 2007 کے دوران بچیوں کی تعداد اڑھائی سے تین ہزار تھی اور آج وہاں پر آٹھ ہزار بچیاں پڑھ رہی ہیں۔ ان بچیوں کے لئے ہم نے نئے بلاکس اور کلاس رومز بنائے لیکن آج آپ جا کر دیکھیں تو قرب وجوار کی بیٹیاں جو غریب گھرانوں کی ہیں اور فیس ادا نہیں کر سکتیں وہ وہاں پر آ کر پڑھ رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کالج کو میں نے نہ صرف پوسٹ گریجویٹ کروایا بلکہ اس کے اندر بلاکس اور کلاس رومز بھی بنوائے لیکن میں آج آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ انہیں یہ بھی برداشت نہیں ہوا کہ اس کے حلقے میں کالج ہے جس کا بجٹ بھی کم کر دیا ہے حالانکہ یہ شرمناک چیز ہے۔ میں صفحہ نمبر 1195 پر بتاتا ہوں۔

(اذانِ جمعہ)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 2017-18 نان ڈویلپمنٹ کے current expenditure صفحہ نمبر 1195 میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومن سمن آباد لاہور کے لئے پہلے 2016-17 میں 23 کروڑ 82 لاکھ 59 ہزار روپے کا budget estimate تھا جسے کم کر کے 21 کروڑ 92 لاکھ 57 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ جیسے جیسے اس کالج کے اندر بچیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور وہاں پر مزید سہولتوں کی ضرورت ہے تو آپ اندازہ لگا لیں کہ بجائے اس کے کہ اس کالج کو appreciate کیا

جائے، وہاں پر نیا بلاک بنا کر دیا جائے اور جو لوگ اپنی بچیوں کو فیسیں نہ ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ اداروں میں نہیں پڑھا سکتے اُن کا بجٹ کم کر دیا ہے کیونکہ وہ کالج میرے حلقے میں ہے۔ اس کالج کے بجٹ کو زیرو کر دیں ہم خود چلا لیں گے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ صفحہ نمبر 1193 میں Non development کی گرانٹ نمبر 15 پر ٹوٹل بجٹ 61۔ارب روپیہ رکھا تھا اور 50۔ارب revise ہو گیا جس میں salary and non-salary دونوں علیحدہ علیحدہ کر کے 30۔ارب اور 10۔ارب علیحدہ کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ پیسا کہاں پر استعمال کیا ہے، وہ کس پُل کے اوپر لگا ہے یا کس Ring road پر لگ گیا ہے؟

جناب سپیکر! آپ کی سڑکوں کا جو بجٹ ہے اگر اس میں آپ 10روپے رکھتے ہیں تو ضمنی بجٹ آپ 20روپے ڈال دیتے ہیں کہ ہم سے زیادہ خرچ ہو گیا ہے لیکن جہاں سے قوم بنی ہے اس پر آپ نے بجٹ خرچ نہیں کرنا کیونکہ آپ نے قسم کھائی ہوئی ہے۔ ہمیں اشتہاروں کی شکل میں صبح اُٹھ کر تعلیم ملتی ہے، مال روڈ فلیکس اور بینرز پر اخبارات میں اور ٹی۔وی پر اس غریب قوم کے خون پسینے کی کمائی اور tax money کو خرچ کیا جا رہا ہے۔ آج کل تو وزیر اعلیٰ ماڈلنگ کر رہے ہیں، ان کی ہیلتھ کے حوالے سے بھی ایک تصویر آئی ہوئی ہے اور ماشاءاللہ وہ بڑے سٹائل کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں اور وہ سٹائل عوام کو روزانہ دس کروڑ کا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب اگلی بات لیپ ٹاپ کے حوالے سے کرتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے آپ نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس قوم میں آپ نے لیپ ٹاپ تقسیم کر دیئے ہیں اور key performance indicators آسمان کی بلندیوں تک چلے گئے ہیں۔ اس سے پوری دنیا کے اندر IT کے حوالے سے پاکستان کا نام روشن ہو گیا ہے اور اتنی زیادہ تیزی سے پاکستان ترقی کر رہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو پکڑ کر رکھیں کہ کہیں زیادہ آگے ہی نہ نکل جائے۔ آپ اندازہ کریں کہ 20۔ارب روپے کے لیپ ٹاپ بانٹے گئے ہیں اور مزید ڈھٹائی کے ساتھ 7۔ارب روپے کا مزید اعلان کیا گیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ میٹرک پاس بچے کو آپ لیپ ٹاپ دیتے ہیں وہ اس لیپ ٹاپ سے کیا کرے گا کیا وہ assignment کرے گا؟ اس 27۔ارب روپے سے لاکھوں کی تعداد میں کلاس رومز بنائے جا سکتے تھے

لیکن ان کی ضد ہے۔ اس کے علاوہ لیپ ٹاپ کے سیکنڈل کا بھی آپ کو پتا ہے جو سامنے آیا تھا اور اس پر ACS کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی بنی کہ double لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس پر رپورٹیں وزیر اعلیٰ ہاؤس تک چلی جاتی ہیں اور پھر معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ میرے پاس اخباری رپورٹ ہے اس کے مطابق کئی طلباء کو آپ نے لیپ ٹاپ double دیئے ہیں اور fake دیئے گئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ایک IT یونیورسٹی بنی ہوئی ہے۔ آپ مزید ایک، دو یا تین IT یونیورسٹیز بنا سکتے تھے۔ آپ کو بہت جلدی آئی ہوئی تھی کہ آپ نے لیپ ٹاپ بانٹنے ہیں۔ آپ ایک کام کرتے سنٹرز بنا دیتے یا پبلک لائبریریز میں کمرے بنا دیتے اور وہاں پر طلبہ آتے اپنا کام کرتے اور چلے جاتے۔ وہ لیپ ٹاپ آپ کے حفیظ سنٹر کے اندر دس دس ہزار روپے میں بک رہا ہے۔ آپ نے صرف اور صرف اس لئے ایسا کیا کہ ہم یوتھ کو attract کر لیں کیونکہ یہ پی ٹی آئی کی طرف جاتی ہے۔ آپ نے وزیر اعلیٰ کی تصویر والا پڑھو پنجاب نہیں بلکہ پھڑو پنجاب اور دوڑو پنجاب والا کام کیا۔ آپ نے پھڑو پنجاب والا کام شروع کیا ہوا ہے اس کو بند کر دیں۔ 27۔ ارب روپے میں سے کتنا پھڑا ہو گا یہ آڈٹ رپورٹس سے آپ کو پتا چلے گا۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ لوگوں کو سرکاری ہسپتال میں دوائی نہیں ملتی اور وہاں پر آپ نے WI-FI لگا دیا ہے کہ وہاں پر بیٹھ کر chatting کریں۔ اس کے علاوہ آپ نے جو Speedo بسیں چلائی ہیں ان کے اندر بھی WI-FI لگا دیا ہے یعنی قوم کا دماغ WI-FI میں ڈال دو انہیں پڑھانا نہیں ہے۔ آپ نے یہ قسم کھائی ہوئی ہے کہ اس قوم کو ہم نے پڑھانا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ ہم ہسپتال جاتے ہیں تو وہاں پر بڑے بڑے بورڈز لگے ہوئے ہیں کہ حکومت پنجاب کا کارنامہ ہے کہ ہم نے WI-FI مفت کر دیا ہے۔ کیا WI-FI سے مریض کو ڈسپرین مل جانی ہے اور اس کا سر درد ٹھیک ہو جانا ہے؟

جناب سپیکر! دانش سے خالی یہ حکومت ایک دانش سکول میں 200، 300، 400 یا 500 بچے پڑھائے گی۔ اگر پانچ سو بچہ ایک سکول میں پڑھے گا اور اس پر آپ نے اربوں روپے خرچ کر دیا ہے تو اس ضلع کے قرب و جوار میں جو سینکڑوں ہزاروں سکول ہیں جہاں پر missing facilities ہیں وہاں پر تو آپ اس سکول کو کچھ نہیں دے رہے۔ آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟ دانش سکول جسے یہ بڑا کارنامہ کہتے ہیں۔

آپ کے علاقے میں بھی دانش سکول بنا ہے اس کی کہانی بھی اس آڈٹ رپورٹ میں ہے اور بھی دوستوں کے علاقے میں دانش سکول بنا ہو گا ان کی کہانیاں بھی آڈٹ رپورٹس میں موجود ہیں۔ ان کہانیوں سے تھوڑا سا پردہ اٹھاتے ہیں کہ انہیں دانش سکول اچھا کیوں لگ رہا ہے؟ دانش سکول اس وجہ سے اچھا لگ رہا ہے کہ کرپشن کا ایک منبع شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں دانش سکول کے حوالے سے جو چیزیں پڑھنے لگا ہوں یہ میری اپنی لکھی ہوئی ہیں اور نہ ہی میری تحریر ہے۔ آپ کے ڈیرہ غازی خان کے اندر ایک دانش سکول بن رہا ہے اس پر اتنے پیسے آپ لوگ لگا رہے ہیں اور باقی سکولوں میں کبھی آپ جا کر دیکھیں تو وہاں بچوں کے پاس جوتا نہیں ہے کہ سکول میں جوتا پہن کر چلے جائیں۔ بچے سکول جا کر کیا کریں گے وہاں استاد نہیں ہیں۔ بچے پیشاب کرنے کے لئے بھی اپنے گھروں کو آتے ہیں۔ آڈیٹر جنرل پاکستان نے ان کی کرپشن کے حوالے سے جو چیزیں سامنے رکھی ہیں اب انہیں دیکھتے ہیں کہ اس میں جو embezzlement ہے جسے یہ دیدہ دلیری اور بہادری کے ساتھ کر رہے ہیں اور ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"جھوٹا جھوٹا" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ایسا نہ کریں۔ Order in the House۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس طرح جان نہیں چھوٹنی جس طرح یہ چھڑوانا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بات کریں۔ ہم سن رہے ہیں بس نماز جمعہ کا خیال کر لیجئے گا وقت ہونے والا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے بڑے تحمل سے محترمہ وزیر خزانہ کی ساری غلط باتیں سنی ہیں۔ اب یہ ہماری سچی باتیں سن لیں۔ ہم جو کہتے ہیں وہ سچ ہے اور یہ سچ ہی ان کتابوں کے اندر لکھا ہوا ہے۔ میں نے نہیں لکھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جمعہ کی نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جمعہ کی نماز کے بعد بات کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں ابھی پندرہ منٹ ہیں۔ آپ کے پاس پندرہ منٹ ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم یہیں ہیں ہم نے کہاں جانا ہے۔ یہ سننے کا حوصلہ رکھیں۔ آپ لوگ موجیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر521 پر آڈیٹر جنرل کی رپورٹ دانش سکول کے حوالے سے ہے جو مختلف پیراجات کی شکل میں موجود ہے۔ اس پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

> Irregular award of work without Administrative Approval TSC advertisement 224 million rupees,

اور آپ دانش سکول بنا رہے تھے۔

> District Coordination Officer, Chairman Board of Governors Punjab Danish School DG Khan invite tender during May, 2011. Three contractors participated in the tendering process. The work was allotted to the contractor for Rs. 212.36 million without administrative approval TSC and advertising on the PEPRA website.

جناب سپیکر! یہ تو آپ کے ضلع کا دانش سکول ہے۔ آپ کو تو میرے سے زیادہ علم ہونا چاہئے۔ ہم تو ادھر سنٹرل پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ہم بات آپ ہی کی کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہاں پر بیٹھا ہوا شہری بھی پاکستانی ہے اور ہمارا بھائی ہے۔ اس کا بھی وسائل کے اوپر اتنا ہی حق ہے جتنا کسی لاہور کے باشندے کا حق ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ کتنی دیدہ دلیری اور بہادری ہے کہ PEPRA Rules کو violate کرتے ہوئے وہ tender کر دیا گیا اور آپ دانش سکول کا رونا رو رہے ہیں۔ یہاں پر weak supervisory role کے تحت 21 کروڑ 23 لاکھ 61 ہزار روپے کا نقصان پہنچا ہے یہ آپ کے ڈیرہ غازی خان کا سکول ہے۔ ڈسٹرکٹ میانوالی میں بھی same مسئلہ ہوا اور ڈسٹرکٹ کو آرڈنیشن آفیسر جو کہ بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین بھی ہے پنجاب دانش سکول ہرنولی ڈسٹرکٹ میانوالی

> Awarded work for the supply of food to students from rupees 95 lac, 54 thousand and one hundred without open advertisement on PPRA

یعنی وہاں پر بھی اس سے آپ کے قومی خزانے کو95لاکھ54ہزار100روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ راجن پور ایک علاقہ ہے اس کی طرف آجائیں وہ آپ کا ہمسایہ ڈسٹرکٹ ہے تو وہاں بھی جو آپ نے کارنامہ دانش سکول کی جانب سے سرانجام دیا ہے جس کی بناء پر ساری قوم آپ کو سلام پیش کرتی ہے کہ آپ نے اتنابڑاکارنامہ سرانجام دیا ہے کہ عوام کے خون پسینے کی کمائی کو آپ کے دانش سکول میں بیٹھے ہوئے افسران نے آپ کی ناک کے نیچے بیٹھ کر54لاکھ41ہزار137روپے کا نقصان پہنچایا ہے یہ راجن پور کا حال ہے۔ آپ اپنے سکولوں میں missing facilities، سڑکوں، ہیلتھ یا دوسری چیزیں کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی amounts کو ترستے ہوں گے لیکن آپ اندازہ کریں کہ یہ شاہانہ خرچے صرف ایک ضد پوری کرنے کے لئے کہ جی دانش سکول بننے چاہئیں پر کئے جارہے ہیں۔ دانش سکول بننا چاہئے لیکن اس وقت جب باقی تمام سکولوں کو آپ ٹھیک کرلیں پھر زبردست دانش سکول بننا چاہئے اور ضرور بننا چاہئے تاکہ وہاں پر بچے تعلیم حاصل کرسکیں لیکن جب آپ ایک سکول میں400,500بچوں کو تعلیم دے کر باقی تمام سکولوں کی ذمہ داری نہیں لے رہے تو پھر اس کا کون ذمہ دار ہے؟ ڈسٹرکٹ راجن پور میں ایک دانش سکول فاضل پور ہے وہاں پر irregular payment due to execution of work beyond approved scope جو تھا وہ 198.38 ملین تھا تو وہاں پر یہ ہوا ہے اور وہاں پر سکول میں4کروڑ19لاکھ 62ہزار451روپے کا نقصان ہوا۔

جناب سپیکر! آپ دانش سکول اتھارٹی کو اتھارٹی پے اتھارٹی، کمپنی پے کمپنی بناتے جارہے ہیں اور جس طرح منسٹر صاحبہ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے جو کہ میں repeat کرتا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ وسائل ہمارے ہیں ہر چیز ہماری ہے صرف مینجمنٹ ہم باہر سے لے کر آرہے ہیں، تے فرمہربانی کروو زیراعظم وی باہروں لے آؤ جی تہاڈے کولوں مینجمنٹ نہیں ہوندی پئی تے اووی باہروں لیا کے بٹھا لو۔ اس ملک کو ٹھیکے پر دے دیں، کمپنیوں پر کمپنیاں آپ نے بنادی ہیں۔ آپ نے60کمپنیاں بنا کر اربوں روپے کا ان کو بجٹ دیا ہے تو آپ مہربانی کرکے اس ملک کو ہی ٹھیکے پر دے دیں اور ویسے بھی آپ کو ترکی کے ساتھ خصوصی پیار ہے ہر چیز ہی ترکی نوں دے چھڈی جے تے ہن چائنا دی واری آگئی اے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ عمران خان کو بھی ٹھیکے پر دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: .Order in the House آپ تمام لوگ خاموش ہوجائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان کے دانش سکول میں بھی 89.38 ملین کا جو گھپلا ہوا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: طارق صاحب! آپ خاموش ہو جائیں۔ محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! روجھان میں جو آپ نے دانش سکول بنایا ہے وہاں پر انہوں نے ٹینڈرنگ اور دوسرے process میں 65 لاکھ 41 ہزار 243 روپے کا گھپلا کیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں سینکڑوں سکول بند پڑے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نکلتے ہیں اور چند سکول لاہور کے پھر لیتے ہیں۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ میرے حلقے اور فیڈرل سپیکر صاحب کے حلقے کا سرسید سکول وہ سڑک کے اوپر لگتا رہا ہے تو یہ ان کا حال ہے۔ یہ باتیں میں آپ کو اس وجہ سے بتا رہا ہوں تاکہ آپ کو بھی پتا ہو کہ آپ کے ڈسٹرکٹ کے اندر کس طرح سے تعلیم کو دانش سکول کی شکل میں دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کا رزلٹ زیرو ہے۔ اسی طرح جو مظفر گڑھ میں دانش سکول ہے اس پر بھی ایک کروڑ 21 لاکھ روپے آپ نے contractor کو benefit دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو figures پڑھنے نہیں آتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منڈا صاحب! آپ خاموش ہو جائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ زبانی تقریر کیوں نہیں کرتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ .Order in the House

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حافظ آباد میں یہ جو دانش سکول بنا رہے ہیں اور وہاں آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ ان کی جو contractor سے performance security تھی وہ proper نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے قومی خزانے کو تقریباً 69 لاکھ 50 ہزار 300 روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ اب ہم اگلی طرف آ جاتے ہیں کیونکہ آج کل آپ نے دانش سکول کے علاوہ اس قوم کو ایجوکیشن تو دینی نہیں ہے۔

جناب سپیکر!صفحہ نمبر532 کے اوپر ہے کہ excess irregular expenditure in the over without provision in the estimateوہ تقریباً15.28 ملین روپے کا ایک سلسلہ کیا ہے۔ فیصل آباد میں جب انہوں نے دانش سکول بنایا تو وہاں پر بھی انہوں نے approval نہیں لی اور وہاں پر weak supervisory role کی وجہ سے قومی خزانے کو83لاکھ77ہزار64روپے کا نقصان پہنچا ہے جو کہ آئندہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کی نذر ہو جائے گا، وہاں پر settlement ہو گی، وہاں پر سفارشوں کے ذریعے اور حکومتی پریشر کے ذریعے سے settle کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر534 کے مطابق وہاں پر the undue financial benefit to contractorوہ12.70۔۔۔(شوروغل)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!فیصل آباد میں دانش سکول ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں۔No۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!جب فیصل آباد میں دانش سکول ہی نہیں تو یہ کیسے اس کی بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ایجوکیشن یہاں ایوان میں موجود ہیں لہٰذا وہ اپنی speech میں اس کی correction کریں گے اور وہ اس کا جواب دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ نہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ منسٹر ایجوکیشن یہاں پر موجود ہیں وہ خود بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ اس ایوان کی توہین ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب!آپ تشریف رکھیں اور ان کو بات کرنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ویسے منڈا صاحب کو چاہیے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!نہیں۔ اب آپ کسی کی ذات پر بات نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منڈا صاحب کو چاہئے کہ وہ کھڑے ہو کر بات کریں بیٹھ کر ویسے بھی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہیں۔ آپ مجھ سے بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سن لیں۔ یہ آپ اور پورا ایوان دیکھ لے یہ میرے پاس آڈیٹر جنرل کی کتاب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اب میری بات بھی سن لیں کہ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔جون 2017 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔